خانہ جنگیوں پر ایک نظر

جنوبی سوڈان میں خانہ جنگی کا پہلا دور (۱۹۵۵ء تا ۱۹۷۲ء)

جنوبی سوڈان میں ملک کی آزادی سے پہلے ۱۹۵۵ء ہی میں شمال کے غلبے کو روکنے کے لیے انیانیا (Anyanya) نامی تحریک جنم لے چکی تھی۔ مقامی زبان میں انیانیا سانپ کے زہر کو کہتے ہیں۔ بغاوت کی یہ تحریک بعد میں سوڈان پیپلز لبریشن آرمی کی تشکیل کا ذریعہ بنی۔ خودمختاری ملنے کے بعد جنوبی سوڈان کو خرطوم حکومت سے شکایت ہوئی کہ اس نے وفاقی نظام رائج کرنے کا وعدہ پورا نہیں کیا اور جنوبی بازو کی حق تلفی کا رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کے نتیجے میں جنوب سے تعلق رکھنے والے فوجی افسروں نے بغاوت کردی، ملک میں خانہ جنگی شروع ہوگئی جو ۱۷ سال جاری رہی۔ اس خانہ جنگی کے ابتدائی مرحلے میں جنوب میں خدمات انجام دینے والے شمالی سوڈان کے سینکڑوں سرکاری افسر، اساتذہ اور دوسرے اہلکار قتل عام کا نشانہ بنے۔ تاہم ۱۹۷۲ء میں ساؤتھ سوڈان لبریشن موومنٹ کے پرچم تلے جنوبی سوڈان کی تمام باغی تنظیمیں، سوڈانی حکومت سے بات چیت کے لیے جمع ہوئیں۔ اس کے نتیجے میں عدیس ابابا سمجھوتے پر دستخط ہوئے۔ اس کے تحت جنوبی سوڈان کو قابلِ لحاظ خودمختاری اور قومی وسائل میں حصہ دینے کی ضمانت دی گئی۔ اس طرح شمال اور جنوب کے درمیان پائی جانے والی کشیدگی میں کمی آئی اور باغی تنظیموں کی سرگرمیاں تقریباً دس سال تک معطل رہیں۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں قیامِ امن کے باعث سوڈان مستحکم ہوا اور عالمی سطح پر سوڈانی حکومت نے اعتبار حاصل کیا۔ مغربی ملکوں خصوصاً امریکا نے سوڈان کو اس توقع کے ساتھ ہتھیاروں کی فراہمی شروع کی کہ وہ ایتھوپیا اور لیبیا کی روس نواز حکومتوں کا توڑ ثابت ہوگا۔ اسی دہائی کے آخری برسوں میں پورے جنوبی سوڈان میں تیل کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی کے اوائل میں خرطوم حکومت نے تیل کے علاقوں کو شمالی سوڈان میں شامل کرنے کے لیے جنوبی سوڈان کی نئ

سرحدیں متعین کرنے کی کوشش کی اور ملک میں اسلامی شرعی قوانین کے نفاذ کا اعلان کیا، اس کا نتیجہ ۱۹۸۳ء سے شروع ہونے والی دوسری خانہ جنگی کی شکل میں برآمد ہوا جو بائیس سال جاری رہی۔

جنوبی سوڈان میں خانہ جنگی کا دوسرا دور (۱۹۸۳ء تا ۲۰۰۵ء)

سوشلسٹ اور سیکولر قوتوں سے اختلافات کے بعد ۱۹۸۰ء کی دہائی کے آغاز میں جنرل نمیری نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے اسلامی قوتوں کا سہارا لیا اور ۱۹۸۳ء میں پورے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق کی مکمل حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور خلافت راشدہ ہی نہیں، دور ملوکیت میں بھی اس کا بھرپور اہتمام کیا جاتا رہا اس لیے اسلامی قوانین غیر مسلموں کے لیے بھی ہمیشہ بہتر تحفظ ہی کا ذریعہ رہے ہیں لیکن صدر نمیری کی جانب سے اسلامی قوانین کے نفاذ کا اقدام، ان کے ناقدین کے مطابق محض سیاسی مقاصد کے لیے تھا، اس طرح وہ اپنے آمرانہ دور حکومت کو طول دینا اور اس کے ساتھ ساتھ جنوبی سوڈان کے تیل کے وسائل کو مرکزی حکومت کے لیے مختص کرنا چاہتے تھے یہی وجہ ہے کہ نفاذ شریعت کے ساتھ ساتھ جنوبی سوڈان کی حدود کے از سر نو تعین کے اقدامات بھی عمل میں لائے گئے تا کہ تیل کے ذخائر کے بعض اہم علاقوں کو شمالی سوڈان میں شامل کر لیا جائے۔ اسی بناء پر اس علاقے میں گیارہ برس کے امن کے بعد دوبارہ بغاوت شروع ہوگئی۔ نمیری کے بعد صادق المہدی اور پھر عمر البشیر کے دور میں بھی ۲۰۰۵ء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

بائیس برس کی خانہ جنگی میں جنوبی سوڈان کے تقریباً بیس لاکھ باشندے ہلاک ہوئے جبکہ چالیس لاکھ بے گھر ہو گئے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ترک وطن کر کے ایتھوپیا، کینیا، یوگنڈا اور مصر چلی گئی جبکہ بہت سے لوگ شمالی سوڈان کے مختلف علاقوں میں نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ تاہم ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء میں قیام امن کے لیے مثبت پیش رفت ہوئی اور ۹ جنوری ۲۰۰۵ء کو جنوبی سوڈان کی قیادت اور خرطوم حکومت کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا جو جامع امن معاہدے (Comprehensive Peace Agreement) کے نام سے معروف ہے[1]۔

۱۔ بحوالہ:

http://www.reliefweb.int/rwarchive/rwbnsf/db900sid/EVIU-6AZBDB?OpenDocument